بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۹ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۵ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۵ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۰۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۳ ماہ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو چکروں کی تکلیف رہی"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک دُعائے خاص

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

لاہور سے اطلاع آئی ہے کہ ہماری چھوٹی پھوپھی جان حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو چند روز قبل تیز بخار ہو گیا اور جسم و اعضاء میں شدید دردیں شروع ہو گئیں۔ خون کے ٹیسٹ سے کافی زیادہ انفکشن نکلی مگر ابھی تک ڈاکٹر یہ تعین نہیں کر سکے کہ انفکشن کہاں ہے آج بخار تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کم ہو گیا ہے مگر دردیں بہت شدّت کی ہیں صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں حضرت سیّدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو کامل شفاء عطا فرمائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مُبارک ہے وہ شخص جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے

جو شخص سب چیزوں پر دین کو مقدم نہیں کرتا وہ سچّے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنتا

"دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے۔ کہ دُنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور چیختا چلّاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے بُد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے، دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچّے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اُسے مقدم رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۰۵-۳۰۶)

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان برائے سال ۵۱-۱۳۵۰ ہش / ۷۲-۱۹۷۱ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سال ۵۱-۱۳۵۰ ہش ۷۲-۱۹۷۱ء کیلئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمائے ہیں:۔

۱۔	صدر، صدر انجمن احمدیہ	خاکسار محمد الدین
۲۔	ناظر اعلیٰ و زراعت	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
۳۔	ناظر امور عامہ و خارجہ	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
۴۔	ناظر بیت المال آمد	مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد
۵۔	" " خرچ	مکرم صوفی غلام محمد صاحب
۶۔	ناظر اصلاح و ارشاد	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
۷۔	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف	مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
۸۔	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و صدر مجلس کارپرداز	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب
۹۔	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)	مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم
۱۰۔	ناظر تعلیم	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۱۱۔	ناظر خدمتِ درویشاں	مکرم سید داؤد احمد صاحب
۱۲۔	ناظر دیوان	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب
۱۳۔	ناظر صنعت و تجارت	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب

دیگر ممبران

۱۴۔ وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید	ممبر	۱۷۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب	ممبر
۱۵۔ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	"	۱۸۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب	"
۱۶۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	"	۱۹۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق	"

محمد دین۔ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۰ھ

شرک

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا بھی ذکر بالوضاحت کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں کوئی ایسا نہیں ہو سکتا جو یہ کہے کہ خدا تعالیٰ کی نہیں بلکہ میری پرستش کرو۔ سچے نبی تو اللہ تعالیٰ کی توحید منوانے آتے ہیں۔ وہ اپنی کرامات نہیں دکھاتے بلکہ ہر وقت ان کی تعلیم یہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کو پہچانو اور اس کی معرفت حاصل کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کو جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا۔ کہ کیا تم نے اپنی امت کو کہا تھا کہ مجھکو خدا بنالو تو وہ جواب دیں گے کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی وحدت کی تعلیم دی تھی۔ جب تک میں ان میں رہا وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی کرتے تھے۔ مگر جب تو نے مجھکو وفات دے دی تو اے خدا تو ہی ان کا نگران تھا میں تو نگرانی نہیں کر سکتا۔

انجیل میں بھی آتا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نیک کہا تو آپ نے انہیں بتایا کہ تم مجھکو نیک کیوں کہتے ہو نیک تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ افسوس ہے کہ مشرکوں نے اس کی بھی تاویل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سے یہ مطلب نکالا ہے کہ چونکہ تم مجھے نیک کہتے ہو اس لئے میں خدا ہوں کیونکہ نیک تو صرف خدا ہی ہو سکتا ہے حالانکہ یہ تاویل سراسر غلط ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہا تھا وہ یہ تھا کہ نیک تو صرف ایک ہے۔ جو آسمان پر ہے۔ اس سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے آپ کو خدا نہیں سمجھتے تھے ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ نیک تو صرف ایک ہے۔ اب جو لوگ تثلیث کے قائل ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام توحید پرست تھے نہ کہ تثلیث پرست۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ کو کہنا چاہیئے تھا کہ نیک تو تین وجود ہیں ان کا ایک وجود کو نیک کہنے سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا ہرگز نہیں سمجھتے تھے۔ اس کے باوجود لوگوں نے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا لیا۔ جو صرف یورپ کے بت پرستوں کی تقلید تھی۔ العرض کوئی خدا تعالیٰ کا نبی اپنی عبادت کے لئے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہی کی تعلیم دیتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام آئے وہ اگرچہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی توحید ہی کی تعلیم دیتے تھے مگر بعد میں لوگ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے لگے تھے۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی ان لوگوں کی فطرت میں توہم پرستی شامل رہتی تھی اور وہ شرک کے جلد شکار ہو جاتے تھے۔ وہ نبی کی تعلیم کو مسخ کر دیتے تھے۔ پھر حقیقت یہ ہے کہ ان کی تعلیمات اپنے زمانے کی ذہنیت کے مطابق ہوتی تھیں جن کو جلد بھلا دیا جاتا تھا اور کتابوں میں تحریف کر لی جاتی تھی کیونکہ تعلیمات کو محفوظ کرنے کے سامان موجود نہ ہوتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر الٰہی تعلیم مکمل طور پر آخری بار نازل ہونے والی تھی پہلے نبیوں کی تعلیمات اصلی صورت پر قائم نہیں رہتی تھیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب ہی خاص طور پر محفوظ ہے بلکہ آپ کی عملی زندگی کی باتیں بھی ایک بڑی حد تک محفوظ کر لی گئی ہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ ایسا آیا تھا اور آگے اس سے بھی بڑھکر آنے والا تھا کہ تعلیمات محفوظ رکھی جاسکتی تھیں۔

چونکہ پہلے لوگوں نے اپنے نبی کو اکثر خدائی کا مقام دے دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت کرشن وغیرہ کو اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے۔ کہ کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ میری پرستش کرو بلکہ تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی پرستش کی تلقین کرتے رہے ہیں۔ اس لئے وہ تمام مذاہب جو کسی بندے کو خدائی کے مقام پر کھڑا کرتے ہیں شرک کے مؤید ہیں۔ انبیاء علیہم السلام تمام کے تمام توحید پرست ہوتے تھے۔ بعد میں ان کے پیروؤں نے غلطی میں پڑ کر ان پر بہتان لگا دیا کہ وہ خدا تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھتا رہے جو نماز دل کے حضور سے
کرتی ہے پاک وصاف اسے فسق و فجور سے

دیکھے اگر تو اپنی رگِ دل میں جھانک کر
دو چار ہو نگاہ تجلیٔ طور سے

اعجاز دیکھنا یہ مسیحا کی سانس کا!
زندہ نکال لائی ہے مُردے قبور سے

دل میں نہیں ہے کوثر و تسنیم کی ہوس
اپنا نہیں واسطہ غلمان و حور سے

تنویرؔ کو لقائے خداوند ہو نصیب
بس یہ توقعات ہیں یومِ نشور سے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض
ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

حضرت ناصرِ دیں ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ اسپین

(ماہ احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق جون ۱۹۷۰ء)

(مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

اسپین غالباً دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس نے قریباً سات سو سال تک اسلام کی عظمت اور شوکت کے نشان دیکھے اور اس سنہری دور میں اسلام کی تعلیمات اور قرآن کریم کے علوم و خزائن سے نہ صرف مسلمانانِ ہسپانیہ خود مستفیض ہوئے ایک عالم ان علوم سے مالا مال ہوا۔ مسلمان اسپین میں ایسے وقت میں داخل ہوئے جب تمام یورپ جہالت۔ پس ماندگی اور ظلم و استبداد کی چکی میں پس رہا تھا۔ اُس وقت کے انگلستان کی حالت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اُندلس کے ایک مسلمان بادشاہ نے اپنے ایک فوجی جرنیل کو یورپ کے چند ممالک بالخصوص انگلستان کی فوجی قوت کا جائزہ لینے پر مامور کیا۔ یہ جرنیل انگلستان پہنچا۔ سارا ملک پھر کر دیکھا فوجی معلومات حاصل کیں اور کافی عرصہ کی سیاحت کے بعد اپنے بادشاہ کو مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی:-

"میرے نزدیک انگلستان کی فتح تو چند دنوں ہی میں مکمل ہو جائے گی لیکن ایک ایسے ملک کو فتح کرنے کا کیا فائدہ؟ جہاں کے لوگ درندوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہاں دلدل۔ کیچڑ، غلاظت اور اقتصادی پس ماندگی کا دور دورہ ہے۔"

الغرض اس جرنیل نے اُس وقت کے انگلستان کی ابتر حالت کا نقشہ ایسے انداز میں کھینچا۔ کہ بادشاہ اندلس نے اس طرف رُخ کرنے کا قصد ترک کر دیا۔

تاریک دَور کا خاکہ

تمام یورپ میں تعلیم کا فقدان تھا۔ چرچ اور پادری عوام کا خون چوس رہے تھے۔ غریب کی زندگی نہایت تلخ تھی۔ قتل و غارت گری عام تھی۔ اخلاقی بے راہ روی اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ کسی کی عزت محفوظ نہ تھی۔ یورپ کے اس تاریک ترین دور کے متعلق مشہور مؤرخ Slaneley Lane Pool اپنی تصنیف Moors in Spain میں یوں رقمطراز ہیں:-

"قرطبہ کی شان و شوکت سے متعلق جو بیان ہم عرب مصنفین کی کتابوں سے اخذ کر کے یہاں درج کر رہے ہیں اُس کا تعلق دسویں صدی عیسوی سے ہے، یعنی اُس دَور اور اس زمانہ سے کہ جب ہمارے سیکسن (Saxon) آباؤ اجداد لکڑی کے بے ہنگم اور ٹوٹے پھوٹے مکانوں میں رہتے تھے اور ان میں غلیظ گھاس پھونس کے فرشوں پر چلا کرتے تھے، ہماری زبان اس وقت ادھوری اور نامکمل تھی اور لکھنے پڑھنے کا فن اور اسی نوع کے دوسرے فنون معدودے چند راہبوں تک ہی محدود تھے اگر ہم اس دَور میں اپنی حیثیت سے متعلق اس حقیقت کو ذہن میں مستحضر کریں تب ہی عربوں کی غیر معمولی تہذیب کا کسی حد تک ادراک ہمارے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ پھر ہمارے لئے یہ امر بھی ذہن میں لانا ضروری ہے کہ اُس وقت تمام یورپ جہالت کی بھیانک تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور وحشیانہ اطوار اس نے اپنا رکھے تھے اور یہ کہ سلطنت روما کے اُن بچے کھچے حصوں میں جنہوں نے اپنی قدیم تہذیب کے کچھ نہ کچھ آثار کو برقرار رکھا ہوا تھا تہذیب و شائستگی کی صرف چند جھلکیاں ہی دیکھنے میں آتی تھیں۔ میری مراد قسطنطنیہ اور اٹلی کے بعض علاقوں سے ہے کہ اُنہیں میں رومی تہذیب کے کچھ آثار ابھی باقی تھے۔ اگر ہم اس زمانہ کی اس تمام صورتِ حال کو ذہن میں رکھیں صرف اور صرف تبھی یورپ کے اس تاریک دور کے بالمقابل اندلس کے دارالحکومت کی شان و شوکت اور عظمت کا صحیح احساس ہمیں ہو سکتا ہے اور ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ اس کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ کر سکیں۔"

چونکہ تعلیم صرف کلیسا تک محدود تھی اس لئے پادریوں اور راہبوں کا طبقہ امیر ترین تھا۔ یورپ میں اُس وقت کی تمام زرعی جائیداد کا وافر حصہ چرچ نے اپنے قبضہ میں کر رکھا تھا۔ عوام کی حالت غربت اور مالی کساد بازاری کی وجہ سے ناگفتہ بہ تھی۔

بادشاہانِ یورپ کی اخلاقی حالت درندوں سے بدتر تھی ان کی اسی بدقماشی نے مسلمانوں کی توجہ اسپین کے عوام کی مظلومیت کی طرف پھیری مسلمانوں کے حملہ کے وقت اسپین پر لذریق نامی ایک ظالم شخص حکمران تھا۔ لوگ اس کے مظالم اور بداخلاقیوں سے بہت تنگ آچکے تھے اور اندر ہی اندر اس کے خلاف لاوا پک رہا تھا۔

سبطہ کے گورنر کونٹ جولین جو ایک با اثر جرنیل تھا۔ اس کے مظالم سے تنگ آکر موسیٰ بن نصیر حاکم مراکش کے دربار خلافت سے اجازت حاصل ہونے اور کونٹ جولین کے بیان کہ وہ حالات کی اپنے ایک خصوصی وفد کے ذریعہ تصدیق کرا لینے کے بعد اپنے آزاد کردہ غلام طارق ابنِ زیاد کو اسپین پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔

طارق ۷۱۱ء یعنی ۹۲ ہجری کے جولائی میں ساحل اسپین پر آترا۔ اور ایک خونریز جنگ کے بعد دشمن کو شکستِ فاش دینے میں کامیاب ہوا۔ بادشاہ لذریق ایسا لاپتہ ہوا کہ آج تک پتہ نہ چل سکا کہ اس کو زمین کھا گئی یا سمندر میں غرق ہوا۔

یہ تھی ابتداء ہسپانیہ میں اسلام کے داخل ہونے کی۔ مسلمانوں نے نہ صرف ہسپانیہ کو بلکہ پورے یورپ کو قرآنی علوم کے انوار سے منوّر کر دیا تھا۔ وہ سرزمین جو چٹیل اور ریتلے میدانوں کا ایک وسیع خطہ تھی اور جہاں زیتون کے سوا کوئی پھل دار درخت نہ تھا۔ جہاں جہالت پس ماندگی اور درندگی کا دور دورہ تھا اور جہاں کے عوام کو اپنے حقوق کا علم و احساس تک نہ تھا۔ وہ سرزمین مسلمانوں نے چند صدیوں کے اندر اندر علوم و فنون۔ سائنس و ٹیکنالوجی اور شعر و ادب کے خزانوں سے بھر دی۔ اسپین کی زرخیزی اسلامی دَورِ حکومت میں تمام یورپ سے بڑھ کر تھی جو نتیجہ تھی مسلمان انجینیئرز کے جاری کردہ اعلیٰ نظامِ آبپاشی کا۔ غلہ کی افراط اور اقتصادی استحکام کی وجہ سے سارا یورپ ان کا محتاج تھا۔

آٹھ سو سال میں

لیکن مسلمانوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا۔ علمائے سُوء نے اسلام کے خوبصورت چہرے کو رسوم و رواج اور شرک و بدعت کے بدنما داغوں سے مسخ کر دیا۔ اسلام کا سورج ہسپانیہ پر آہستہ آہستہ غروب ہونے لگا۔ آپس کی خانہ جنگیوں۔ شاہی محلّات میں عیّاشی کے دور دورہ۔ علماء کے لالچ اور دین سے بیزاری نے آٹھ سو سالہ مستحکم حکومت کی صف چند ماہ میں لپیٹ کر رکھ دی اور مسلمان اس سرزمین سے بے یار و مددگار رخصت ہو گئے اس کے بعد وہاں عیسائیت نے بربریت اور درندگی کا وہ مظاہرہ کیا کہ تاریخِ عالم کے جابر ترین حکمرانوں کے واقعات اس کے سامنے ماند پڑ گئے۔ اسپین کی خوبصورت اور عالی شان مساجد کو یا تو مسمار کر دیا گیا یا ان کو کلیساؤں میں تبدیل کر دیا گیا۔ وہ باغات اور انہار جو مسلمانوں نے سالہا سال کی محنت شاقہ سے بنائی تھیں عیسائیوں کی بربریت نے ان کا بھی نام و نشان تک مٹا دیا ایک ایک دن میں کئی کئی لاکھ مسلمانوں کو تہِ تیغ کیا گیا۔ ننھے مُنّے مسلمان بچّوں کو نیزوں پر چڑھا کر دشمن اپنی بہیمیت پر اترایا اور اس کی نمائش کی گئی۔

یہ سنہرا اور عبرت آفریں منظر بلاشبہ۔ بچپن سے ہر مسلمان کے دل میں یہ خواہش موجزن رکھتا ہے کہ جب بھی موقعے ملے وہ ہسپانیہ میں مسلمانوں کی سطوت کے ان باقی ماندہ آثار کو اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ یہی جذبہ خود میرے دل میں بھی بچپن ہی سے موجود تھا۔ جسے وقت نے ۱۹۷۰ء میں پورا کر دیا۔ جب میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی معیّت میں مسلمانوں کی شوکتِ پارینہ کو دیکھ پایا۔ گو میرے آج کے مقالے کا موضوع میرا وہ سفر ہے جس کی سعادت مجھے حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں حاصل ہوئی۔ بھلا اس سے بڑھ کر خوش بختی مجھ ایسے کم مایہ انسان کی اور کیا ہو گی کہ اسپین کے اس تاریخی اور روحانی طور پر خون کو گرما دینے والے دورے میں حضور اقدس نے از راہ ذرہ نوازی اپنے اس عاجز غلام کو بھی شامل فرمایا بے شک

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلیفۂ راشد کا ورودِ مسعود

جون ۱۹۷۰ء میں سرزمین ہسپانیہ کی قسمت ایک بار پھر جگ اٹھی اور پہلے سے کہیں بڑھ کر شان سے جاگی۔ جب سرزمینِ ہسپانیہ کو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفۂ راشد نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت بخشی گویا قریباً چار صدیوں کے بعد اسپین کی روحانی طور پر بے آب و گیاہ سرزمین نے ایک بار پھر بہار کی آمد

آمد کا مشاہدہ کیا۔

۲۵ جون ۱۹۷۰ء کو حضور پُر نور مع خدام لندن ائیر پورٹ سے اسپین کے لئے روانہ ہوئے۔ اس تاریخی سفر میں حضور کی معیّت میں حضرت بیگم صاحبہ کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد تھے۔

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" " چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
" " محمد علی صاحب
" " محمد سلیم صاحب ناصر
اور خاکسار بشیر احمد رفیق

ہوائی جہاز میں یہ سفر قریباً دو گھنٹے میں طے ہوا۔ جوں جوں میڈرڈ قریب آتا گیا حضور کی طبیعت میں ایک اضطراب کی سی کیفیت نظر آنے لگی میڈرڈ کا ہوائی اڈہ نظروں کے سامنے آیا تو حضور نے پیچھے مڑ کر فرمایا۔

"مجھے تو طارقؒ کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں سُنائی دے رہی ہیں۔ کیا تم کو بھی سُنائی دے رہی ہیں۔"

حضور نے یہ فقرہ دو تین مرتبہ اس بیقراری اور درد سے دُہرایا کہ میرا دل گواہی دے اٹھا۔ آج طارق سے بڑا خدا کا برگزیدہ انسان سرزمین اسپین کو برکت بخشنے والا ہے۔ طارق تلواروں کی چھاؤں میں اسپین میں داخل ہوا تھا۔ اور اسلامی عظمت و سطوت کے نشانات تلوار کے ذریعہ ہی اسپین سے مٹا دیئے گئے۔ لیکن اب اسلام اور احمدیت کا یہ فتح نصیب جرنیل۔ اور حافظ قرآن خلیفہ قرآن کریم اور امن و سلامتی کا پیغام لئے اس سرزمین میں داخل ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کا اسپین میں یہ داخلہ اب دائمی ہوگا۔ اب اسپین کی فتح احمدیت کے روحانی انقلاب کے ذریعہ ہوگی اور چونکہ یہ فتح روحانی تلوار۔ دعاؤں کے زور اور صلح و آشتی کے پیغام سے ہوگی۔ اس لئے یہ مستقل اور دائمی ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

غرضیکہ میرے دل میں اس وقت خیالات و جذبات کا ایک طوفان اٹھ رہا تھا۔ میں کبھی تو اپنی اس خوش بختی پہ ناز کرتا کہ اسپین کی روحانی فتح کے ہراول دستہ میں مجھ ایسا عاجز بھی شامل ہے اور کبھی اسپین کی خوش قسمتی پر غور کرتا۔ کہ پہلے مسلمان یہاں سینکڑوں سال تک قرآنی علوم کے بحرِ ناپیدا کنار سے اس ملک کو سیراب کرتے رہے پھر زبوں حالی اور پسماندگی کا دور آیا اور اب پھر خدائی تقدیر کے مطابق حضرت ناصر دین خلیفۂ موعود کے ذریعہ اس ملک میں اسلامی فتوحات کی بنیاد رکھی جانے والی ہے دل و دماغ انہی خیالات میں محو تھے۔ کہ اعلان ہوا کہ جہاز میڈرڈ کے ہوائی اڈہ پر اُترنے کو ہے روحانی آنکھوں نے سینکڑوں فرشتوں کو میرے پیارے آقا کے استقبال کے لئے صف بستہ دیکھا اور مجھے یوں محسوس ہونے لگا گویا عالم روحانیت میں اس مبارک دن کی خوشی میں فتح و شادمانی کا جشن منایا جا رہا ہے۔

حضور جہاز سے اُترے۔ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسپین مع اہل و عیال استقبال کے لئے موجود تھے۔ جلد ہی حضور اپنے ہوٹل کے لئے روانہ ہو گئے۔ میڈرڈ میں قیام دو روز کے لئے تھا۔ اس دوران میں اسلامی تہذیب کے گہوارہ صوبہ اندلس میں جانے کے لئے کاروں کا انتظام کیا گیا۔ اور حضور ۲۷ جون کو قرطبہ کے لئے روانہ ہوئے۔

قرطبہ میں آمد

قرطبہ اسلامی دورِ حکومت میں اسپین کے شہروں میں گویا لعل کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور صحیح معنوں میں "عروس البلاد" کہلانے کا مستحق تھا۔ اس کے ارد گرد مضبوط فصیل تھی۔ سارا شہر پختہ اور فراخ شاہراہوں سے مزیّن تھا۔ اس کے شہری زیورِ علم سے آراستہ تھے۔ قرطبہ کی اسلامی یونیورسٹی میں ہزاروں طلباء زیر تعلیم تھے۔ تمام یورپ اور ایشیاء کے طالب علم قرطبہ کے کسی جامع میں داخلہ اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ علماء کی کثرت تھی۔ ابن رُشد جیسے عظیم انسان قرطبہ ہی میں رہتے تھے۔ اسلامی فنِ تعمیر سے مزیّن شاہی محلّات کی خوبصورتی نے شہر کی رونق کو دوبالا کر دیا تھا۔ شہر کی لمبائی ۱۰ میل کے قریب تھی مسلمان خلفاء نے دنیا بھر سے نادر و نایاب درخت اور بیل بوٹے منگوا کر قرطبہ کی زینت کو چار چاند لگائے۔ باغات کو پانی مہیا کرنے کے لئے قرطبہ کے (ارد گرد کے) سلسلۂ کوہ کو بڑی محنت سے کاٹ کر نہریں نکالی گئی تھیں جو شفاف پانی مہیا کرتی تھیں اور اسی پانی کی بدولت قرطبہ ایک گلستان کی صورت اختیار کر گیا تھا قرطبہ ہی وہ شہر ہے جہاں اُمیّہ خاندان کے اسپین میں پہلے تاجدار عبد الرحمٰن نے اپنے وطن کی یاد کو ذہن میں تازہ رکھنے کے لئے دمشق سے کھجور کا درخت منگوا کر لگایا تھا۔ یہ کھجور کا پہلا درخت تھا جو سرزمین اسپین میں بویا گیا۔ عبد الرحمٰن الداخل اعلیٰ ادبی ذوق بھی رکھتا تھا۔ ایک بلند پایہ شاعر تھا۔ کھجور کے اس درخت نے اس کے نئے اور پہلے وطن کے درمیان ایک عجیب جذباتی تعلق پیدا کر دیا تھا۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا وہ پہروں ٹکٹکی باندھے کھجور کے اس درخت کو دیکھتا رہتا چنانچہ وہ اپنی ایک نظم میں کھجور کے اس درخت سے یوں خطاب کرتا ہے

یَا نَخْلُ اَنْتِ غَرِیْبَۃٌ مِثْلِیْ
فِی الْغَرْبِ نَائِیَۃٌ عَنِ الْاَصْلِ
فابکی وھل تبکی مکمّمۃ
عجماء لم تطبع علی خبل
لو انھا تبکی اذاً لبکت
ماء الفرات ومنبت النخل
لکنھا ذھلت واذھلنی
بغضی بنی العباس عن اھلی

"اے نخل تو بھی مغرب میں میری ہی طرح غریب الوطن ہے۔ اور اپنے اصل سے دور ہے تو بھی رو۔ مگر جو گونگی ہو۔ منہ ڈھانکے ہوئے ہو اور جس کی جبلّت میں آہ و زاری نہ ہو۔ وہ بھی کبھی روتی ہے اگر اُسے رونا آتا ہوتا تو وہ ضرور روتی فرات کے پانی اور نخل کی سرزمین کے لئے لیکن وہ بے حس ہے اور اپنے اہل خاندان کی نسبت میں بھی بے حس ہو گیا ہوں بہ سبب اس بغض کے جو مجھے بنو عباس سے ہے۔"

قرطبہ کے باغات کی شہرت دنیا بھر میں پھیلی ہوئی تھی۔ یہ باغات نہ صرف رنگا رنگ اور خوشبودار پھولوں سے لدے ہوتے تھے بلکہ دنیا بھر کے پھلدار درخت اور ان کے گھنے سایے زمین پر جنت کی تمثیل پیش کرتے تھے باغات کو خوبصورت روشوں سے مزیّن کرنے کا علم یورپ کو سب سے پہلے عربوں نے دیا۔ آج کے Landscape gardening کا علم درحقیقت عربوں ہی کی تخلیق ہے مسلمان جہاں ظاہری و جسمانی حُسن اور خوبصورتی کے دلدادہ تھے وہاں روحانی بینائی بھی تیز رکھتے تھے چنانچہ قرطبہ خوبصورت مساجد کا گھر بھی تھا ان میں سے سب سے عظیم اور ظاہری حُسن سے مالا مال قرطبہ کی جامع مسجد تھی اس مسجد کی تعمیر کا کام ۷۸۴ عیسوی میں امیر عبد الرحمٰن نے شروع کیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ہشام نے ۷۹۳ عیسوی میں اس کو مکمل کیا۔ یہ مسجد اسلامی فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ ان دونوں کے بعد ہر مسلمان بادشاہ نے مسجد کی خوبصورتی اور وسعت میں اضافہ کی کوشش کی کسی نے سارے کا سارا فرش سنگِ مرمر کا لگوایا تو کسی نے اس کے ستونوں پر سونے کا پانی چڑھوا دیا۔ کسی نے نئے اُونچے مینار کا اضافہ کیا تو کسی نے وضو کے لئے کشادہ غسلخانوں کا اہتمام کیا۔ اس مسجد کی وسعت کا اندازہ اس ایک بات ہی سے لگا دیکھیئے کہ یہ ۱۲۹۳ ستونوں پر قائم ہے اسے روشن کرنے کے لئے ۴۰۰۰ فانوس جلائے جاتے ہیں۔ محراب اور منبر ہاتھی دانت اور بہترین لکڑی کے ٹکڑوں سے بنائے گئے تھے اور اس کی تکمیل پر ۳۶،۰۰۰ ہاتھی دانت اور قیمتی لکڑی کے ٹکڑے صرف ہوئے تھے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ قرآن مجید

پندرہ ہجرت (مئی) تا اکیس ہجرت (مئی) ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پندرہ ہجرت تا اکیس ہجرت (پندرہ مئی تا اکیس مئی) تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر مستورات علیحدہ جلسے کروا سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ اہتمام فرمائیں۔ ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کے لئے عنوانات

۱۔ قرآن مجید کے فضائل
۲۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات
۳۔ عبادات کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم
۴۔ میاں بیوی کے حقوق قرآن مجید کی روشنی میں
۵۔ اطاعت نظام کے متعلق قرآنی ہدایات
۶۔ قرآن مجید کی رو سے حقیقی مومن کی صفات

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بابت ۱۹۷۱ء کے متعلق

ضروری ہدایات

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

اس سال شروع سال میں ہی اگلے اجتماع کا جو ان شاء اللہ وسط اکتوبر ۱۹۷۱ء میں منعقد ہوگا۔ پروگرام شائع کیا جارہا ہے۔ تا لجنات کو تیاری کروانے میں سہولت رہے۔ لجنات اس امر کو نوٹ کریں کہ شوریٰ میں ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ اجتماع پر آسکتی ہے ان کو اپنے حق نمائندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے لیکن لجنہ اماء اللہ ناصرات کے مقابلہ جات میں فی مقابلہ صرف ایک ممبر لی جائے گی خواہ بڑی لجنہ ہو یا چھوٹی۔ کیونکہ یہ مقابلہ ان کی پوزیشن بنائے گا۔ تعداد اس پر اثر انداز نہ ہوگی۔

اجتماع سے متعلق مقابلہ جات کے عنوانات اور دیگر ہدایات درج ذیل ہیں۔ دینی معلومات کے نصاب کے لئے لجنات نوٹ کرلیں۔ کہ یہ نصاب اپنی تیار کروا کر اس کا امتحان خود دے کر اجتماع سے قبل اس کا نتیجہ ارسال کرنا ہوگا۔ امتحان ستمبر کے مہینہ میں جب چاہیں لے سکتی ہیں

چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع کا چندہ سال میں ایک مرتبہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کرنا ضروری ہے۔ اس لئے یہ چندہ وصول کرکے جلد از جلد بھجوا دیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر لجنہ کی ممبرات کی تعداد کے مطابق جمع ہو کر مرکز میں آنا چاہیئے

چندہ سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے چندہ کی شرح ۲۵ پیسے فی ممبر ہے انکا چندہ بھی ناصرات کی تعداد کے مطابق وصول کرکے بھجوائیں

تقریری مقابلہ معیار اول

اس میں بی اے پاس طالبات یا اس سے زائد تعلیم والی طالبات شامل ہوں گی فی تقریر چھ منٹ وقت دیا جائے گا ہر مقابلہ میں ایک لجنہ سے ایک ممبر شامل ہوگی مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر تقریر کرنا ہوگی۔ دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ تقریر کے بعد چند سوالات ہر مقررہ سے اس کے مضمون کے متعلق کئے جائیں گے۔ اگر کوئی طالبہ تین سال سے لگاتار اس میں انعام حاصل کررہی ہے تو اسے شامل ہونے کی اجازت نہ ہوگی

عنوانات

۱۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ
۲۔ اسلامی قانون کی بنیاد تقویٰ پر ہے
۳۔ حسن اخلاق ہی تمام ترقیات کا زینہ ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تقریری مقابلہ معیار دوم

اس معیار میں ایف اے اور بی اے کی طالبات یا اس کے قریب قریب کی تعلیم یافتہ خواتین اور بچیاں حصہ لے سکتی ہیں۔ وقت ۵ منٹ ہوگا۔ تقریر کرنے والی سے تقریر کے بعد چند سوالات بھی کئے جائیں گے۔

عنوانات

(۱) خلافت وحدت قومی کی جان ہے
(۲) حضرت مصلح الموعودؓ اولوالعزمی کا ایک زندہ نشان ربوہ
(۳) تحریک جدید میں عورتوں کا حصہ

تقریری مقابلہ معیار سوم

اس مقابلہ میں میٹرک کی طالبات حصہ لے سکتی ہیں۔ جن کی عمر پندرہ سال سے زائد ہو۔ ۴ منٹ تک فی تقریر وقت ملے گا۔

عنوانات

(۱) خلافت ثالثہ اور ارض بلال
(۲) فلسفہ زکوٰۃ
(۳) صحابیات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں

15

انگریزی تقریری مقابلہ

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بلالحاظ عمر شامل ہو سکتی ہیں۔

/ منٹ

عنوانات

(1) Leap Forward by Hazrat Khalifatul massih III
(2) Mohammad Peace be upon him The libierator of Woman aims.
(3) objets of Lajne Imaillah.

مقابلہ مضمون نگاری

مضمون تیار کرکے سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دیا جائے مضمون فلسکیپ کاغذ پر صرف ایک طرف لکھا ہوا ہو اور سات صفحات سے دس صفحات تک ہو۔ ہر مضمون پر مقامی لجنہ کی صدر یا سیکرٹری کی تصدیق ہو۔ شامل ہونے والے کے لئے عمر کی کوئی شرط نہیں۔ بعد میں آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

عنوانات

۱۔ اسلام کی عدیم المثال رواداری کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے
(۲) حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن۔
(۳) فضائل قرآن مجید

ہر مقابلہ نگار سے اس کے مضمون پر چند سوالات زبانی بھی کئے جائیں گے

عربی تقریری مقابلہ

اس سال ایک مقابلہ عربی میں تقریروں کا بھی ہوگا۔

عنوانات

۱۔ رحمۃ للعالمین
۲۔ الاسلام دین الفطرۃ
۳۔ برکات الخلافۃ

مقابلہ حسن قرأت

ہر حصہ لینے والی کے لئے ضروری ہوگا کہ مرکزی دفتر میں پہنچ کر اپنا نام لکھوائے۔ تاکہ پہلے تحت اللفظ سن کر اس کے شامل ہونے کے متعلق فیصلہ کیا جائے غلط پڑھنے والی شرکت نہیں کرسکتی۔ اس کے لئے سورۃ صف کا پہلا رکوع مقرر کیا جاتا ہے۔

نصاب معلومات دینیہ

یہ نصاب ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کو سکھایا جائے۔ اور کوشش کی جائے ہر بہن اس میں حصہ لے۔ اور اس کا امتحان جو لکھ نہیں سکتی وہ زبانی دیں۔ ہر لجنہ اپنی ممبرات کو یہ نصاب ختم کرائے اور ۳۰ ستمبر سے قبل امتحان لے کر مرکز کو نتیجہ بھجوا دے۔ کل نمبر ۱۰۰ ہوں گے۔ سند کم از کم ۵۰ نمبر حاصل کرنے والی کو دی جائیگی۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے

(ا) حصہ قرآن مجید (۱) سورۃ رحمٰن مکمل معہ ترجمہ یاد کرنی ۳۰ نمبر
۲۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا ترجمہ یاد کرنا ۲۰ نمبر
(ب) حصہ احادیث۔ نبراس المومنین میں سے ۱ سے ۲۰ تک احادیث یاد کرنی ۱۰ نمبر
(ج) عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان کے دس اشعار یاد کرنے اکتیس سے ۴۰ تک ۱۰ نمبر
(۳) درثمین کی نظم بعنوان "عیسائیوں سے خطاب" جس کا پہلا شعر آؤ عیسائیو ادھر آؤ ہے کے پہلے پندرہ اشعار
(د) حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات یاد کرنے
(۱) اور تیرے لئے میرا نام چمکا۔ تذکرہ صفحہ ۵۵۸
(۲) وسع مکانک یاتون من کل فج عمیق (تذکرہ ۲۹۷)
(۳) یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر ہو جائیں گے تذکرہ صفحہ ۲۱۶ (۲) ۱۰ نمبر
(۴) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ (تذکرہ ۳۳۸)
(۵) اُدْعُوْنِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ (تذکرہ ۲۱۵)
(۶) نماز جنازہ پڑھنے کا طریق اور دعائے جنازہ

نوٹ:۔ دینی معلومات کا امتحان لجنات خود لیں۔ اور نتیجہ مرکز کو بھجوا دیں۔ نیز یہ چیز مدنظر رہے کہ مقابلوں میں شمولیت کے لئے ایک شہر سے ایک مقابلہ میں ایک ممبر حصہ لے گی۔

سوائے تحریری مقابلہ کے

اور اس میں بھی ایک ہی ممبر حصہ لے گی۔ اس طرح ناصرات کے مقابلوں میں ایک سے زائد کسی مقابلہ میں کسی لڑکی کو شامل نہ کیا جاسکے گا۔ مقابلہ میں شامل ہونے والیوں کو ربوہ پہنچ کر دفتر لجنہ سے اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔ سندات ان کو ملیں گی جنہوں نے ۵۰٪ کم از کم نمبر لئے ہوں

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع

انصار اللہ کراچی کی نئی تشکیل کے ماتحت جس کا نفاذ یکم فروری ۱۹۷۱ء سے ہوا ہے۔ مجلس انصار اللہ علاقہ مارٹن روڈ کراچی کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع روز ہفتہ و اتوار مطابق ۲۴-۲۵ شہادت ۱۳۵۰ ہش مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں بعد نماز عصر شروع ہوا۔ مرکز کی طرف سے ۲۴-۲۵ اپریل ۱۹۷۱ء کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے شمولیت فرمائی۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب سے شروع ہوا ـــــ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے عہد دہرایا اور دعا کے بعد افتتاحی تقریر سے حاضرین اجلاس کو خطاب فرمایا۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت چوہدری صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ خاکسار نے مجلس کی ۲ ۱/۲ ماہ کی کارگذاری پر مشتمل رپورٹ سنائی۔ جس کے بعد انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں متعدد افراد نے حصہ لیا۔ مکرم مرزا محمد حسین صاحب اول اور مکرم عبید الرحمان بھوئیاں دوم اور مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری سوم قرار دئے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تیسرا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے مقام حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر، مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور محترم مولوی ابو العطاء صاحب نے "حالات حاضرہ کے پیش نظر ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں" پر تقاریر فرمائیں۔ یہ کارروائی ۹ بجے شب تک جاری رہی بعد ازاں تمام حاضرین کی جن کی تعداد ۳۵۰ تھی۔ کھانے سے تواضع کی گئی۔ کھانے کی پیشکش مکرم جناب عطاء اللہ ضیاء منتظم ضیافت نے فرمائی۔

چونکہ نماز تہجد با جماعت کا دوسرے یعنی اتوار کے دن انتظام تھا۔ اس لئے ستر افراد نے مسجد میں ہی شب گذاری۔ نماز تہجد با جماعت میں سو سے زائد افراد شامل ہوئے۔ نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد قرآن مجید حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات کے درس ہوئے۔ جو علی الترتیب مکرم مولوی سلطان محمود احمد صاحب انور۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد۔ اور مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری نے دئے۔ چائے وناشتہ کے بعد اگلا اجلاس زیر صدارت مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب ناظم ضلع کراچی شروع ہوا۔ جس میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تفسیر واہمیت پر مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے۔ "تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ" پر مکرم میجر سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری نے۔ اور تربیت انصار اللہ کے سلسلہ میں "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ ۹ بجے صبح سے ۱۰ بجے تک دینی امور کے متعلق سوالات وجوابات کا نہایت دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ جوابات محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور دونوں مربیان سلسلہ نے دئے۔ پروگرام کے اس حصہ سے حاضرین اجلاس جن کی تعداد ۵۰۰ افراد تک پہنچ چکی تھی نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ آخری اجلاس ساڑھے دس بجے سے شروع ہو کر پونے ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ جس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے تزکیہ نفس اور وقف عارضی کی ضرورت واہمیت پر اور مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "خلافت ثانیہ کے متعلق بشارات و پیشگوئیاں" کے مضمون پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے اظہار تشکر کیا اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے آخری خطاب سے حاضرین کو نوازا۔ اور مجلس مارٹن روڈ کی ۲ ۱/۲ ماہ کی اعلیٰ کارگذاری پر اور نہایت درجہ شاندار کامیابی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور دعا کے بعد جلسہ کا اختتام فرمایا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ اور جن دوستوں نے اس کے انتظامات میں مدد دی انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ علاقہ مارٹن روڈ۔ کراچی)

تقریب شادی

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۱ء کو مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب سکنہ چک ۳ جنوبی سرگودھا حال دارالرحمت وسطی ربوہ (ابن مکرم میاں عمر دین صاحب) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ انکا نکاح اسی روز محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں بشیر احمد صاحب آف پھلوکی ضلع گوجرانوالہ سے مکرم مولوی محمد شریف صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ نے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

اگلے روز مورخہ ۲۱ اپریل کو دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

ضرورت استانی

چک منگلا سکول کے لئے ایک ایس۔ وی میٹرک استانی کی ضرورت ہے۔ استانی بڑی عمر کی ہو اور تجربہ کار ہو۔ وہاں ہمارا پرائمری تک سکول ہے۔ تمام درخواستیں دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں تشریف لایئے

جو فائدے یہاں ہیں وہ کہیں نہیں

چار اہم خصوصیات جن کی بنا پر پوسٹ آفس سیونگ بینک کو ترجیح دینی چاہیے

- یہاں منافع کی شرح سب سے زیادہ ہے:۔ سیونگ اکاؤنٹ پر ۵ ۱/۲ فیصد۔ ایک، دو اور تین سال کے میعادی کھاتے پر علی الترتیب ۶، ۶ ۱/۲ اور ۷ فیصد۔ سات سال کیلئے جمع کی جانے والی رقوں پر ۱۲ فیصد سے زائد منافع
- تمام منافع انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔
- صرف دو روپے کی معمولی رقم سے حساب کھولا جا سکتا ہے۔
- یہ آپ کی جانی پہچانی جگہ ہے اور آپ سے قریب

بچت کیجئے

پوسٹ آفس سیونگ بینک

Adarts

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے والی خواتین و ناصرات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل شہروں سے خواتین و ناصرات کی سترہ آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ اب خواتین کی کل تعداد ۵۹۱۹ اور ناصرات کی کل تعداد ۲۵۸۸ ہو گئی ہے اور خواتین و ناصرات کی مجموعی تعداد ۸۵۰۷ ہو گئی ہے۔

لجنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴	خواتین	لجنہ اماء اللہ عارف والا	۱۰	خواتین
لجنہ ملتان	۳	"	لجنہ اماء اللہ کھاریاں	۱۹	"
			کل تعداد لجنہ	۷۳	
لجنہ کیمبل پور	۸	"	ناصرات کیمبل پور	۲	بچیاں
لجنہ گوجرانوالہ	۲۵	"	ناصرات اسلام آباد	۱	"
لجنہ باندھی	۲	"	ناصرات راولپنڈی	۳	"
لجنہ فری ٹاؤن سیرالیون	۲		کل تعداد ناصرات	۶	

اسلام کا ایک اہم فریضہ زکوٰۃ

پانچ ارکان اسلام میں سے زکوٰۃ بھی ایک اہم رکن ہے۔ قرآن کریم میں قریباً ہر ایسی آیت میں جہاں ادائیگی نماز کی تاکید کی گئی ہے ساتھ ہی ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی تعمیل میں دین کے لئے خرچ کرنے میں دنیائے اسلام میں اپنی مثال آپ ہے۔ جماعت کے صاحب نصاب اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے اپنے ذمہ واجب زکوٰۃ مرکز بھیجتے رہتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

تاہم دفتر ہذا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ گاہے بگاہے یاد دہانی کراتا رہے لہٰذا امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ احباب جماعت کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں لجنہ کی صدر صاحبات بھی صاحب نصاب خواتین سے زکوٰۃ وصول کرنے کی کوشش کریں۔ زکوٰۃ کے چیدہ چیدہ مسائل درج ذیل ہیں۔

۱۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم بہ ارشاد حضرت امام مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ زیورات جو عام طور پر مستورات کے استعمال میں آتے رہتے ہیں۔ وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں البتہ ایسے زیورات جو کبھی کبھی استعمال میں لائے جائیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۳۔ نصاب کی مقدار ۵۲½ تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر نقدی یا سونے کے زیورات ہے ایک سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد اس کا چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

۴۔ جو روپیہ بنک میں جمع ہو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کیونکہ اس پر پورا مالکانہ تصرف حاصل ہوتا ہے اس کی حیثیت ایسی ہے جیسے گھر میں پڑا ہو یا کسی کے پاس امانت میں محفوظ رکھا ہو۔

(ناظر بیت المال آمد)

اعلان نکاح

نذیر احمد ابن خوشی محمد صاحب بی اے ایف مدین کا نکاح مسماۃ بشریٰ بیگم دلد ماسٹر عبد الحمید صاحب آصف آباد ضلع حیدر آباد کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے پر خاکسار نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سلسلہ اور ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے آمین۔

(عبد الغفار سیکرٹری اصلاح و ارشاد حیدر آباد)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب پرنسپل انجینئر پاکستان اٹامک انرجی اسلام آباد کو ۶ اپریل ۷۱ء بروز منگل دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام مبشر عبد الولی تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم ملک عبد المالک صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور کا پوتا حضرت شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالوی کا پڑپوتا اور مکرم ڈاکٹر جلال صاحب کراچی کا نواسہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور درازی عمر عطا فرمائے۔

(محمد اکبر الفضلی معرفت احمدیہ مسجد نور حری روڈ راولپنڈی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ سردار بیگم اہلیہ چوہدری غلام قادر صاحب عرف مولی لکھا چند یوم بیمار رہ کر مورخہ ۸-۴-۷۱ کو اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ انتہائی نیک خاتون تہجد گزار کم گو اپنے اور بیگانوں سے نہایت شفقت کے ساتھ پیش آنے والی سلسلہ کے ساتھ انتہائی عقیدت رکھنے والی عسر یسر کی حالت نہایت ثابت قدمی کے دوسروں کو سہارا دینے والی خاتون تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد حسین شیخ اوکاڑہ)

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
میں لگائی ہوئی رقم
۱۰ سال میں دگنی ہو جاتی ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ہر بینک اور ڈاکخانہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور بہ آسانی بھنائے بھی جا سکتے ہیں۔
آپ کی لگائی ہوئی رقم اور اس کا منافع دونوں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

اپنے گھر کو بہار دیجئے — بچت — پسماندگی ختم کیجئے
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

جاری کردہ — سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد۔

Spotlit

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں بعض چیزوں کو حرام قرار دینا حکمت سے خالی نہیں ہے

مُردار کھانے سے اللہ تعالیٰ نے اس لئے روکا ہے کہ مُردار کا خون بہت سی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں مردار کھانے سے اللہ تعالیٰ نے اس لئے روکا ہے کہ مردار کا خون بہت سی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور مردار کی نسبت اغلب گمان یہی ہوتا ہے کہ وہ بیماری سے یا زہر سے یا زہریلے جانوروں کے کاٹے سے مرا ہو یا بالکل بڈھا ہو کر مرا ہو۔ اور یہ سب حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں جانور کا گوشت استعمال کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اور اگر گر کر یا کسی اور صدمہ سے مرا ہو تب بھی قاعدہ ہے کہ سخت صدمہ کا اثر فوراً خون میں زہر پیدا کر دیتا ہے پس درحقیقت کھانے کے قابل صرف وہی گوشت ہوتا ہے جو ذبح کئے ہوئے جانور کا ہو۔ ورنہ اُس کا لازماً بداثر ہوگا۔ اور یہ چیز صرف خیالی نہیں بلکہ موجودہ طب نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ خواہ کوئی جانور عمر طبعی پاکر بوجہ بڈھا ہونے کے مرے یا کسی اونچے مقام سے گر کر ہلاک ہو یا کسی صدمہ سے جانبر نہ ہو سکے یا کسی بیماری کا شکار ہو اُس کے خون میں کئی قسم کے خطرناک جراثیم اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ میڈیکل جیورس پروڈنس MADICAL JURISPRUDONCE جو ڈاکٹری کی ایک مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ مُردہ کے گوشت میں بہت جلد کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جن سے ایسے زہر پیدا ہوتے ہیں جنہیں CADAVERICE ALKALIDES یا PTOMAINES کہتے ہیں۔ یہ زہر سخت مہلک ہوتے ہیں اور ان کا اثر کچلا اور ایٹروپین کے مشابہ ہوتا ہے (۵۲۲) اسی طرح خون بھی مختلف قسم کی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور صحت کے لئے سخت مضر چیز ہے۔ فزیالوجی والے لکھتے ہیں کہ خون انسانی بدن میں ایک ایسے گڑھے کی طرح ہوتا ہے جس میں بے حد مچھلیاں اور مینڈک اور کیڑے ہر وقت اپنی غذا بھی اس سے لیتے ہوں اور اپنا فضلہ بھی اس میں پھینکتے ہوں کیونکہ اس میں بے انتہا سیلز تیر رہے ہیں اور ہر وقت اسے خراب کر رہے ہیں۔ یہ خون کا ہی کام ہے کہ وہ نشوونما سے مردہ مادہ کو ان آرگنز تک لے جاتا ہے جو اسے خون سے صاف اور علیحدہ کرتے ہیں پس خون مختلف قسم کے زہروں اور ردّی مادوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور جسم کے اندر خدا تعالیٰ نے اس کے صاف کرنے کے لئے کئی سامان بنائے ہوئے ہیں لیکن جب وہ جسم سے باہر آ جائے تو اس کے زہر اس کے اندر ہی رہ جاتے ہیں اور اس کا استعمال صحت کے لئے سخت مضر ہوتا ہے۔ اور چند منٹ میں خراب ہو جاتا ہے بلکہ ہوا کے کیڑے پل کر بہت جلد نشوونما پا جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ گوشت جس سے خون دھویا جائے دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اس کے جسے خون لگا ہوا ہو۔ پس خون کا بداثر بھی ظاہر ہے۔

خنزیر کے گوشت کا اثر بھی انسان کے جسم اور اس کے اخلاق پر نہایت بُرا پڑتا ہے جسم پر تو اُس کا اس طرح گندہ اثر پڑتا ہے کہ اس کے گند اور کیچڑ میں رہنے اور گندی ذہنیت کو پسند کرنے کے سبب سے اس کے گوشت سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ مسٹر JONATHAN NICHOLSON اپنی کتاب "SWINE FLESH" میں لکھتے ہیں کہ سوٴر کے گوشت کے متعلق ایک غیر معمولی عجیب شہادت یہ ہے کہ کینسر اور سل کا مادہ یہودیوں کے اندر اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ وہ سوٴر کا گوشت نہیں کھاتے اگر ان کی یہ بات پورے طور پر تسلیم نہ بھی کی جائے تب بھی اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ سوٴر خور قوموں میں یہ بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔

سوٴر کے گوشت سے ایک مہلک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے TRICHINOSIS وغیرہ کہتے ہیں۔ اس میں پہلے ہیضہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں پھر بخار ہو جاتا ہے پھر [illegible] شروع ہو جاتا ہے اور آخر میں نمونیا ہو جاتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس میں لکھا ہے کہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے۔"

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے زیر انتظام

آگے بڑھنے والے واقف ڈاکٹرز اور ٹیچرز

۲۹ اپریل کے الفضل میں "ایک نیا محاذ" کے زیر عنوان جو مضمون شائع ہوا تھا اس میں ۱۳ مارچ تک کی صورت حال درج تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد کام بہت آگے بڑھ چکا ہے اس لئے مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے زیر انتظام واقف ڈاکٹروں اور اساتذہ کے اعداد و شمار کی تازہ ترین صورتحال ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔

	جو میدان عمل میں پہنچ چکے ہیں		جو جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں		
	ڈاکٹرز	ٹیچرز	ڈاکٹرز	ٹیچرز	جو یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں
غانا	۴	۳	-	۲	-
گیمبیا	۲	-	۲	-	-
نائیجیریا	-	۱	۴	۴	-
سیرالیون	-	-	۳	-	۱
میزان	۶	۴	۹	۶	۱

احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق خشوع و خضوع سے دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس پروگرام کو آگے ہی آگے بڑھانے کی ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیر اہتمام جماعت احمدیہ لاہور

مورخہ ۸ مئی بروز ہفتہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوگا۔ اس جلسہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی شمولیت بھی متوقع ہے۔ احباب کثیر تعداد میں شرکت فرما کر مستفیض ہوں۔

ملک عبداللطیف ستکوہی

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

اعلان ولادت اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ۲۶-۲۷ اپریل کی درمیانی رات کو خاکسار کے بھائی جناب مظفر شیخ صاحب ۵۶ نسبت روڈ لاہور کو فرزند عطا فرمایا ہے نومولود جناب شیخ ضیاء الحق صاحب سابق چیف انجینئر مقیم کراچی کا پوتا اور جناب چوہدری محبت علی اقبال مرحوم کا نواسہ ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو اور رب کریم اپنے فضل سے اسے احمدیت کے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

خاکسار منور احمد انیس

رجسٹرڈ